SJIF Impact Factor - 5.54

E- ISSN 2582-5429

AKSHARA

Multidisciplinary Research Journal

Peer-Reviewed & Refereed International Research Journal

July 2021 Special Issue 02 Vol. III

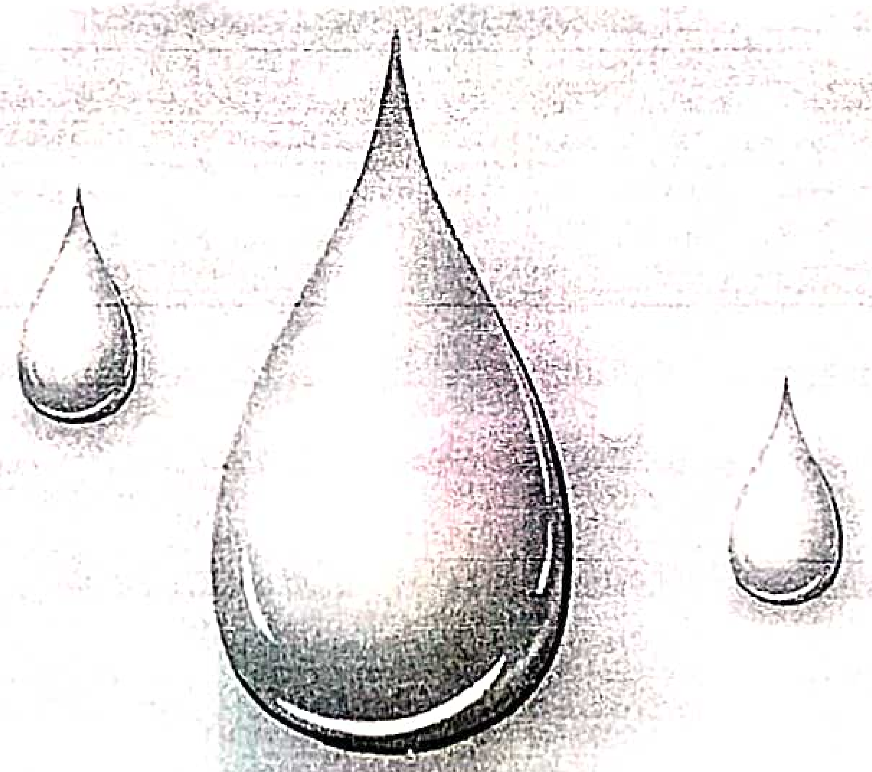

Chief Editor : Dr. Girish S. Koli, AMRJ

For Details Visit To - www.aimrj.com

Akshara Publication

E- ISSN 2582-5429
AMRJ
Akshara Multidisciplinary Research Journal
Peer-Reviewed & Refereed International Research Journal
July 2021 Special Issue 02 Vol. III
SJIF Impact- 5.54

Sr.No	*Title of the Paper* & Author's Name	Pg.No
29	नरेन्द्र कोहली के 'दीक्षा' उपन्यास में सामाजिक यथार्थ-डॉ.अमिता एल. टंडेल	127-131
30	दुःख की बदली में कौंधती प्रखर अग्निशिखा-महादेवी वर्मा-सुधा त्रिवेदी	132-136
31	आदिवासी जीवन केन्द्रित कहानियों में यथार्थवादी चिंतन-डॉ. सुरेश सिंह राठौड़	137-141
32	धरती आबा नाटक का नाट्यशास्त्रीय अनुशीलन-डॉ. अंशुमान वल्लभ मिश्र	142-145
33	हिंदी उपन्यासों में आदिवासी नारी जीवन-डॉ. अमृत खाडपे	146-148
34	विष्णु प्रभाकर की कहानियों में समकालीन युग-बोध-डॉ. लियाकत मियाभाई शेख	149-152
35	महानगर की मैथिली' कहानी संग्रह में वैचारिक संघर्ष-प्रा. डॉ. कल्पना पाटील	153-155
36	हिंदी सिनेमा और हिंदी साहित्य में समन्वय की समस्या- डॉ. सुरेश कानडे	156-158
37	अनुवाद की भाषावैज्ञानिक समस्याएँ (मराठी-हिंदी के संदर्भ में)-आरगे गोदावरी सुदर्शन	159-162
38	'बहु जुठाई ' मानवीय संवेदनाओं को झकझोरती कहानी- डॉ. अर्शिया सैय्यद अफसर अली	163-166
39	झारखंड के साहित्य में राकेश कुमार सिंह का योगदान- प्रेम प्रकाश	167-169
	मराठी विभाग	
40	महापाषाण दफन संस्कृती- माहूरझरी- डॉ.विशाखा संजय कांबळे	170-171
41	विरांगना झलकारीबाई- डॉ. जयदेवी पवार	172-175
42	मानवतावादाचा आदर्श: पुण्यश्लोक अहिल्यादेवी होळकर-डॉ. संदीप वाकडे	176-178
43	पंडित महादेवशास्त्री जोशी यांची आगळी प्रवास वर्णने- डॉ. स्नेहा सुवास प्रभुमहांबरे	179-183
44	भारतीय राजकारणात प्रादेशिक पक्षांची भूमिका : एक अध्ययन- डॉ. अनिल सी. वनकर	184-187
45	मानसिक स्वास्थ्य आणि कोरोना- प्रा. डॉ. छाया व्ही. ठिंगळे	188-191
46	थोर समाजसेवक, स्त्रीशिक्षण प्रसारक व स्त्रीदास्य विमोचक 'महर्षी धोंडो केशव कर्वे' - प्रा. डॉ. सुषमा सतिश देशपांडे	192-193
47	खानदेशातील आदिवासी लोकगीतातील वाङ्मयीन सौंदर्य- प्रा. डॉ. हिरालाल सोमा पाटील	194-197
48	कवी भंडारे यांची 'मरणाच्या दारात तारणाऱ्या माणसाची' कृतज्ञता व्यक्त करणारी कविता... -प्रा. डॉ. जितेंद्र शामसिंग गिरासे	198-201
49	नाशिक जिल्हयातील लोकसंख्या वृध्दी व घनतेचे कालीक व अभिक्षेत्रीय विश्लेषण (2001-2011) - डॉ. सुषमा लक्ष्मीकांत दामोदरे / श्री. संजय रामचंद्र चिंचघरे	202-208
50	राज्यपालांच्या विशेष जबाबदाऱ्या- डॉ. अशोक बाबुराव जाधव	209-212
51	आधुनिक काळातील शिक्षकाचे व्यक्तिमत्व समृद्धी आणि व्यावसायिक विकास विषयक अपेक्षा व बदलते संदर्भ- डॉ. सुचेता ज्योतिनाथ संकपाळ / श्री. आण्णासाहेब सावळेराम चोथे	213-217
52	समानतेवर आधारित समाज रचनेसाठी शिक्षणाची समान संधी देणे विषयक शिक्षण व्यवस्थेची उपाययोजनात्मक भूमिका- संजय यशवंत बांबळे/ डॉ. यु. व्ही. बनाळे	218-223
53	काव्यात्मक साहित्याला विशेष प्रभावात्मकता आणि सौंदर्य प्राप्त करून देण्यात अलंकाराची उपयोगिता- श्रीमती संध्या पवार / डॉ. शैला चव्हाण	224-227
54	जनता शिक्षण मंडळाचा एक वैशिष्ट्येपूर्ण कार्यक्रम 'स्मृतीदिन प्रार्थना' उपक्रमातील आत्म्याचे अमरत्त्व कथन- प्रा. डॉ. नाना नारायण लांडगे	228-230
55	स्रीवादी साहित्य व आधुनिक युगातील स्री- रामचंद्र रतन माळीच	231-234
56	ڈاکٹرشیخ‌آفاقانجم -اجے چند سکندرآبادی کی مثل خالق باری کا جائزہ	235-238
57	दौसा जिले के नाथ संत श्री दुर्लनाथ जी का चिन्तन- अनिल कुमार गंगवाल	239-243

E- ISSN 2582-5429

AMRJ

Akshara Multidisciplinary Research Journal

Peer-Reviewed & Refereed International Research Journal

July 2021 Special Issue 02 Vol. III

SJIF Impact- 5.54

56

اجے چند سکندرآبادی کی 'مثلِ خالق باری' کا جائزہ

ڈاکٹر شیخ آفاق انجم

نوتن مراٹھا کالج جلگاؤں

drafaqanjum@gmail.com

اُردو کی ادبی تاریخ پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی مختلف زبانوں کی طرح اُردو ادب کا آغاز بھی شاعری سے ہوا اور نثر بعد میں وجود میں آئی۔ اُردو شاعری کے ارتقاء میں صرف مسلم شعراء نے ہی حصہ نہیں لیا بلکہ غیر مسلم شعراء ہندو، سکھ، عیسائی، پارسی، جین وغیرہ سب اس کی ترقی و ترویج میں ممد و معاون رہے ہیں۔ اردو شاعری کا بہت بڑا حصہ غیر مسلم شعرا کی تخلیقات پر مشتمل ہے۔ اُردو میں شاعری کا آغاز ہوا اور مسلم اور ہندو شعرا نے اس میں اپنی زبان کھولی تو اس کے ارتقاء کا ذکر تذکروں میں ہونے لگا۔ اردو ادب اور شاعری کی تاریخ میں بے شمار غیر مسلم شعرا کا ذکر ملتا ہے۔ اردو مسلمانوں کی ہی نہیں ہندوستان کی زبان ہے۔ اردو زبان تمام مذاہب کے ماننے والوں اور سبھی فرقوں کی زبان ہے۔ کوئی بھی زبان کسی کسی خاص مذہبی فرقے کی نہیں ہو سکتی۔ اردو زبان ہندوستانی تہذیب اور اس کی تاریخ کا ایک اہم حصہ ہے۔ یہ زبان کبھی ہندی، ہندوی اور ہندوستانی کہلاتی تھی۔ اب اردو کے نام سے مشہور ہے۔ شاجہانی عہد میں یہ اردوئے معلیٰ بھی کہلائی۔ برطانوی عہد میں یہ انتظامی اور عدالتی امور کی زبان تھی۔

''تاریخاتِ ادب میں مرقوم ہے کہ سلطنتِ دہلی کی سرکاری زبان فارسی تھی اور ابتدا میں مسلمان ہی اس زبان کو بولتے لکھتے پڑھتے تھے اور سرکاری کاموں میں استعمال کرتے تھے، لیکن یہ کافی نہ تھا کیوں کہ ہندوستان کی کثیر آبادی ہندو قوم پر مشتمل تھی اور ان کے اشتراک کے بغیر کاروبار حکومت چلانا مشکل تھا۔ دہلی سلطنت میں جب غلام، خلجی و تغلق و سادات خاندان کے بعد ابراہیم لودھی خاندان اقتدار آیا تو اس خاندان کے ایک بادشاہ سکندر لودھی 1517 - 1488 نے آگرہ کی بنیاد ڈالی اور کاروبار سلطنت کو اچھی طرح سے انجام دینے کی تدابیر اختیار کیں۔ مورخین کا بیان ہے کہ اس نے کچھ ہندوؤں کو ملازم رکھنا چاہا اور ان سے پوچھا کہ کیا وہ سرکاری زبان جانتے ہیں، انہوں نے انکار کیا۔ اس نے برہمنوں، راجپوتوں، ویش لوگوں سے کہا کہ وہ فارسی سیکھیں تو وہ راضی نہ ہوئے، البتہ کایستھ قوم کے افراد نے یہ بات قبول کر لی اور فارسی سیکھنے لگے، اس زبان میں مہارت حاصل کی اور بڑے بڑے منصب حاصل کیے۔'' 1

اُردو زبان چوں کہ ہندوستان میں بسنے والے لوگوں ہندو، سکھ، عیسائی، جین اور مسلمانوں کے آپسی، سماجی، ثقافتی و لسانی میل جول و اشتراک سے، ان کے ایک دوسرے کو سمجھنے کے مقصد سے وجود میں آئی، لہٰذا اس کے سماجی، معاشرتی، ثقافتی و لسانی عناصر کا ادغام ہوا، اور یہ ملغوبہ یا آمیزہ زبان اپنی ضرورت و اہمیت کے اعتبار سے تمام کا سرمایہ بنی اور سبھی کے استعمال کے کام آئی۔ سبھی نے اس میں تعلیم حاصل کی اور جب تخلیقِ ادب کا وقت آیا اور شاعری کا آغاز ہوا تو صرف مسلمانوں نے ہی اپنی زبان نہیں کھولی بلکہ ہندوؤں اور دیگر قوموں نے بھی اس زبان میں شعرگوئی کا آغاز کیا۔ یہی وجہ ہے کہ اردو شاعری کی تاریخ میں قدیم زمانے سے ہی بہت سارے غیر مسلم شعرا کی شاعری کے نمونے ملتے ہیں۔ بیسویں صدی سے قبل تقریباً تین سو سال کے عرصے پر محیط عہد میں مسلم شعراء اور ادیبوں کے ساتھ ساتھ سیکڑوں غیر مسلم شعراء و ادیب بھی اردو زبان و ادب کی آبیاری میں مصروف تھے۔ میر کے عہد اور ان کے بعد کے عہد میں بھی بہت سے برادرانِ وطن کی خدمات قابلِ ذکر ہیں۔

ناظر کاکوروی اپنی کتاب 'اردو کے ہندو ادیب' میں لکھتے ہیں۔۔۔۔۔

''اس میں شک نہیں کہ اردو ادب کی ترقی و تہذیب کے سلسلے میں مسلمانوں کے کارنامے زیادہ روشن ہیں، جس کی وجہ وہ شاہی پشت پناہی تھی، جو فرمانروایانِ ماسبق کے دورِ حمایوں میں اردو زبان کو نصیب ہوئی۔ لیکن یہ کھلی ہوئی بے انصافی ہوگی اگر کوئی ناواقف یہ کہہ اٹھے کہ ہمارے برادرانِ وطن نے اس زبان کی ترقی اور ترویج میں کوئی نمایاں حصہ نہیں لیا۔'' 2

E- ISSN 2582-5429

Akshara Multidisciplinary Research Journal

Peer-Reviewed & Refereed International Research Journal

July 2021 Special Issue 02 Vol. III

SJIF Impact- 5.54

سلطنتِ دہلی کے آغاز کے زمانے میں حضرت امیر خسروؔ ہندوی شاعری کا نمونہ پیش کر چکے تھے اور زبان سیکھنے سکھانے کے مقصد سے اپنی مشہور کتاب 'خالق باری' پیش کر چکے تھے۔ 'خالق باری' ایک منظوم لغت ہے، جس میں ہندوستانی الفاظ فارسی کے ذریعے سکھائے گئے ہیں۔ یہ ایک نصاب الصبیان (بچوں کی درسی کتاب) بھی ہے، اور امیر خسروؔ کے زمانے سے ہی بچوں کو نئی زبان ہندوی اردو سکھانے کے لیے مستعمل رہی ہے۔ اس میں ابتدائے زمانہ سے بہت سی تبدیلیاں واقع ہوگئی ہیں، کئی اضافے بھی ہوئے ہیں اور کئی لوگوں نے اس کی طرز پر اپنے اپنے نصاب الصبیان بھی لکھے ہیں۔ اردو میں اس طرز کے نصاب الصبیان کا بڑا طویل سلسلہ ملتا ہے، جو غالبؔ کے 'قادر نامہ' تک اور (اس کے بعد بھی) جاری رہتا ہے۔ اس میں کئی نصاب الصبیان غیر مسلموں نے بھی لکھے ہیں۔

سن 1526 میں بابر نے پانی پت کی جنگ جیت کر سلطنتِ مغلیہ کی بنیاد ڈالی۔ 1530 میں اس کی وفات پر اس کا بیٹا ہمایوں تخت نشین ہوا۔ مگر 1540 میں ایک افغان سردار شیر شاہ سوری نے اسے شکست دے کر ایران فرار ہو جانے پر مجبور کیا اور سوری خاندان کی بنیاد ڈالی۔ اس نے 1540 سے 1545 تک حکومت کی۔ اس کی وفات کے بعد اس کا بیٹا سلیم شاہ سوری تخت نشین ہوا اور اس نے 1545 سے 1554 تک حکومت کی۔ اس کے عہد میں ہمیں (اب تک کی معلومات کے لحاظ سے) اردو کے پہلے غیر مسلم شاعر کا پتہ چلتا ہے۔

سن 1551 میں دہلی کے قریب سکندرآباد ضلع بلند شہر اتر پردیش کے رہنے والے ایک شخص اجے چند پسر رُونی چند بھٹنا گر نے مثنوی کی طرز پر ایک نصاب الصبیان تالیف کی تھی، جو اب تک کی معلومات کے لحاظ سے کسی غیر مسلم کی پہلی منظوم کاوش اور نمونۂ اردو شاعری ہے۔ اس کا نسخہ مولوی عبدالحق مرحوم کو دستیاب ہوا تھا، اس کا کوئی نام نہ تھا، اس لیے مولوی عبدالحق نے رسالہ 'اردو' جنوری 1952 میں اس مثنوی کو متعارف کرواتے وقت اس کا نام 'مثلِ خالق باری' رکھا۔ اس کا مکمل نسخہ ڈاکٹر نذیر احمد نے 'غالب نامہ' دہلی جنوری 1986 میں شائع کیا ہے۔ شاعر اجے چند بھٹنا گر سکندرآبادی کے حالاتِ زندگی نہیں ملتے، اس کا نام اس شعر میں آیا ہے۔

اجے چند بھٹنا گر بندہ

پسر رُونی چند شعر کنندہ

یہ مثنوی کی صنف میں ہے۔ اس میں 36 عنوانات ہیں۔ ہر ایک کے آخر میں 'خانہ' آتا ہے جیسے مطبخ خانہ، دفاتر خانہ، عطریات خانہ، تنبول خانہ، فراش خانہ، شراب دار خانہ، جنگ خانہ، آبدار خانہ، خیاط خانہ، خزانہ خانہ، میوہ خانہ، شمع خانہ، فیل خانہ وغیرہ کارخانوں کا ذکر ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ اجے چند نے امیر خسروؔ کی 'خالق باری' کو پیش نظر رکھ کر یہ کتاب لکھی ہے۔ اس کتاب کے اور 'خالق باری' کے کئی اشعار میں مماثلت پائی جاتی ہے۔

نظم کا آغاز حمدیہ اشعار سے ہوتا ہے۔

باری تعالیٰ نام گسائی   ہے بزرگی بہت بڑائی
خالق جن جگ پیدا کیا   رزاق سب کو بھوجن دیا
واحد ایک پرستش پوجا   لاشریک کوئی اور نہ دوجا
بے چگوں جتھ روپ نہ دیکھا   بے غوں وہ جائے نہ دیکھا
بے نیاز جو سنگ نہ مائیں   بے قیاس کوئی انت نہ جائیں

مطبخ خانہ :

مطبخ ہندوی کہوں رسوئی   ہانڈی دیگ کفچہ ہے ڈوئی
دال تمام معروف بدانی   چاول نام برنج نجوانی
خوب ماہی مچھلی جانہ   لحم گوشت در ہندوی جانہ
روغن زرد جو گھی کہو   شیر خوش دودھ ہی ہو

E- ISSN 2582-5429

AMRJ

Akshara Multidisciplinary Research Journal

Peer-Reviewed & Refereed International Research Journal

July 2021 Special Issue 02 Vol. III   SJIF Impact- 5.54

شکر شیرینی کھانڈ مٹھائی   تیز خرخرہ ترش کھٹائی
نمک دار در ہندی سلونا   تلخ شدن ہے کڑوا ہونا
مزہ سواد خوب ہے نیکا   بدان بے نمک ہندوی پھیکا
اجے چند قسمت نے پانا   لے غرضہ جھگڑا پانا 3

مذکورہ بالا نظم میں جو الفاظ آئے ہیں، وہ زیادہ تر اسماء ہیں ضرورتِ شعری کے تحت کہیں کہیں افعال، ضمائر، صفات، حروف ربط وغیرہ بھی استعمال میں آئے ہیں۔ ایک دلچسپ اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ بہت سے الفاظ وہ ہیں جو آج بھی ہم اسی طرح بولتے ہیں۔ کئی الفاظ کا تلفظ قدیم ہے، جیسے لاگا (لگا)۔ بچھانا (بچھونا)۔ اندھاری (اندھیری)۔ گاڈی (گاڑی)۔ کچھو (کچھ) وغیرہ۔ شاعر نے اختصار سے کام لیا ہے اور انہی الفاظ کو شاملِ کتاب کیا ہے جو بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ ایک اور دلچسپ بات یہ ہے کہ بہت سے الفاظ اردو کے ساتھ ایسے پیوست ہو گئے ہیں کہ شاعر نے ان کو بھی ہندوی کہہ دیا ہے۔

لحم گوشت در ہندوی جان
کرتہ نام پیراہن جان
صف گستراں بوریا بچھاؤ
نام سیاست سزا بکھان
تازیانہ چابک ہے جان 4

ان مصرعوں میں گوشت، کرتہ، بوریا، سزا فارسی الفاظ ہیں جنہیں ہندوی کہا گیا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ فارسی الفاظ زبان میں اس طرح رچ بس گئے تھے کہ بظاہر یہ تمیز کرنا مشکل ہو گیا تھا کہ کون سا لفظ فارسی ہے اور کون سا اُردو۔

بیوہ خانہ :

بیوہ خانہ کہیے رنڈ سالہ   بختہ روئی بافندہ گالا
چرخہ نام رہٹ ہے جان   دوک بیار جو نکلا آن
ہے پیچک در ہندی پونی   شد کلاوہ کگڑی ہونی

مورخینِ ادب کی رائے میں یہ نظم اپنی قدامت کی وجہ سے غیر معمولی اہمیت اور کئی خصوصیات کی حامل ہے۔ اجے چند دہلی کے اطراف کا رہنے والا تھا اور وہی زبان استعمال کر رہا ہے جو اس کے چاروں طرف بولی جا رہی تھی۔ یہ وہی زبان ہے جسے حضرت امیر خسروؔ، ابوالفضل اور شاہ باجن نے دہلوی کے نام سے موسوم کیا ہے اور جسے اجے چند ہندوی کہہ رہا ہے۔

تلخ شدن ہے کڑوا ہونا
کہ نہ سکوں گفتم نتوانم
مہنگا بیچے گراں فروش
تنہا ماندن رہے اکیلا
زاغ سیہ ہے کالا کوا
پردہ پوش جو پردہ ڈھانکے
لاغر دبلا فربہ موٹا 5

اجے چند کی مثنوی 'خالق باری' میں جس لہجے اور آہنگ کا احساس ہوتا ہے وہ نہ تو امیر خسروؔ کی 'خالق باری' میں ہوتا ہے، نہ ہی حکیم یوسفی کی 'قصیدہ در لغات ہندی' میں۔

E- ISSN 2582-5429
Akshara Multidisciplinary Research Journal
Peer-Reviewed & Refereed International Research Journal
July 2021 Special Issue 02 Vol. III SJIF Impact- 5.54

حوالہ جات:

1 ۔ ادبیات فارسی میں ہندوؤں کا حصہ : ڈاکٹر سید عبداللہ ۔ مجلس ترقی ادب، لاہور 1967 ۔ (ص 25)

2 ۔ اردو کے ہندو ادیب : ناظر کاکوروی ۔ انوار بک ڈپو لکھنؤ 1939 ۔ (ص 24)

3 ۔ تاریخ ادب اردو، جلد اوّل : ڈاکٹر جمیل جالبی ۔ ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی 1977 ۔ (ص 55)

4 ۔ تاریخ ادب اردو، جلد اوّل : ڈاکٹر جمیل جالبی ۔ ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی 1977 ۔ (ص 56)

5 ۔ تاریخ ادب اردو، جلد اوّل : ڈاکٹر جمیل جالبی ۔ ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی 1977 ۔ (ص 55)

■ ■ ■